ہفتہ وار رسالہ: 416
WEEKLY BOOKLET: 416

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز"
سے ایک قسط بنام

سجدے کے فضائل

صفحات: 21

مغفرت کا نسخہ 01
سجدۂ شکر کا طریقہ 15
گرد آلود پیشانی کی فضیلت 17
دل کا نور اور چہرے کی چمک 20

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سجدے کے فضائل (1)

دُعائے عطّار: یاربِّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "سجدے کے فضائل" پڑھ یا سُن لے اسے سجدوں کی لذّتیں عِنایت فرما اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔ (نسائی، ص220، حدیث: 1281)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مَغْفِرت کا نُسخہ

حضرتِ ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جو بندہ حالتِ سجدہ میں تین مرتبہ یہ کہے: "یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ، یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ، یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ"[2] جب وہ اپنا سر اُٹھائے گا تو اُس کی مغفرت (یعنی بخشش) ہو چکی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 7/33، حدیث: 3) (یہ دُعا نَفْل نماز کے سجدوں میں پڑھئے یا نَفْل کے علاوہ اللہ پاک کی نعمتوں پر سجدۂ شُکر کی نیّت سے سجدہ کریں اور اس میں یہ اور جو چاہیں جائز دُعائیں مانگیں)

---

1 . . . یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب فیضانِ نماز صفحہ 255 تا 264، 268 تا 270 اور 273 تا 279 سے لیا گیا ہے۔

2 . . . ترجمہ: اے پَرْوَرْدگار! میری مغفِرت فرما، اے پروردگار! میری مغفِرت فرما، اے پَرْوَرْدگار! میری مغفِرت فرما۔

www.dawateislami.net

یاخدا میری مغفرت فرما باغِ فِردوس مَرحَمت فرما
(وسائلِ بخشش، ص75)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سجدے میں بہت دُعائیں مانگو

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربِّ کریم سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، اِس لئے تم سجدے میں بکثرت (یعنی زیادہ) دُعا کیا کرو۔“ (مسلم، ص198، حدیث:1083)

شرحِ حدیث: حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: ربِّ کریم تو ہم سے ہر وقت قریب ہے (مگر) ہم اُس سے دُور رہتے ہیں، البتہ سجدے کی حالت میں ہمیں اُس سے خصوصی قُرب (یعنی خاص قریب ہونا) نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس قُرب (یعنی نزدیکی) کو غنیمت سمجھ کر جو مانگ سکیں مانگ لیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/82)

سجدۂ شُکر کے لیے وضو لازمی ہے

سجدۂ شکر میں وُضُو لازِم ہے اور بغیر سجدۂ شکر کے عادتاً جو سجدہ کیا جاتا ہے اس کے لیے وُضُو ضروری نہیں کیوں کہ یہ شرعی سجدہ نہیں، مَحض ایک مُباح عَمَل ہے نہ ثواب نہ گناہ۔ نماز کے علاوہ سجدوں میں دعا مانگنی ہو تو عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی مانگ سکتے ہیں۔

دورانِ سجدہ دعا میں کوشش کرو

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبدُ اللہ اِبْنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”مجھے رُکوع و سجدے میں تلاوتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے، رُکوع میں تو ربّ کی تعظیم کرو اور سجدے میں دعا میں کوشش کرو کہ وہ

www.dawateislami.net

دُعائیں قبولیت کے لائق ہیں۔" (مسلم، ص196، حدیث:1074)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں لکھتے ہیں: نَفْل نماز کے سجدوں میں صراحتًا (یعنی صاف لفظوں میں) دُعائیں مانگو اور دیگر نمازوں کے سجدوں میں ربِّ کریم کی تَسْبِیح و تَحْمِید (یعنی پاکی وخوبی بیان) کرو کہ یہ بھی ضمنی دُعا ہے، (یعنی ایک طرح سے دعا ہی ہے کیوں کہ) کریم کی تعریف بھی دُعا ہوتی ہے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ وہ سجدے میں گر کر دعائیں مانگتے ہیں ان کا ماخَذ (یعنی بنیاد) یہ حدیث ہے کیونکہ سجدے میں بندے کو ربِّ کریم سے اِنْتِہائی قُرب ہوتا (یعنی بہت نزدیکی حاصل ہوتی) ہے، اِس حالت کی دُعا اِن شاءَ اللہ ضرور قبول ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/71)

سجدے میں قَبولیّتِ دعا کی بہت اُمّید ہے

والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی "فضائلِ دُعا" میں دعا کی قبولیّت کے 45 اَوقات و حالات میں سے 20 نمبر ہے: سجدے میں۔ (دُعا قبول ہونے کی قوی یعنی مضبوط اُمّید ہے) (فضائل دعا، ص121)

دُعا کی توفیق ملنا سجدۂ شکر کا موقع ہے

"فَضائلِ دُعا" کے صفحہ 62 پر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے دیئے ہوئے ارشاد کا خلاصہ ہے: اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا واِلتجا کرنے کی توفیق ملنے پر، سجدۂ شکر کی نیت سے سجدہ کرے کہ بندہ سجدے میں اپنے ربِّ کریم کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربِّ کریم سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اِس لئے تم سجدے میں دعا زیادہ مانگو۔
(مسلم، ص198، حدیث:1083)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا

حضرتِ مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: اُس(یعنی ولادت کے)وقت آپ(صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے جنابِ الٰہی میں سجدہ کیا اور کہا: رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ(ترجمہ:) ”خدایا! میری اُمّت کو میرے واسطے بخش دے۔(یعنی میری اُمّت مجھے دیدے)“ خطاب ہوا (یعنی کہا گیا): وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلٰى هِمَّتِكَ(ترجمہ:) ”میں نے تیری اُمّت کو بسبب تیری بلند ہمّت کے بخش(یعنی تجھے دے) دیا۔“ پھر فرشتوں سے ارشادِ(الٰہی) ہوا: ”اے میرے فِرِشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی اُمّت کو پیدا ہونے کے وقت نہ بھولا تو اس کو قیامت کے دن کس طرح بھولے گا!“(انوارِ جمالِ مصطفٰے، ص104)

رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ، کہتے ہوئے پیدا ہوئے　　حق نے فرمایا کہ بخشا، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب　❀❀❀　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اِسٹام کی تحریر(فرضی واقعہ)

ایک نیک بندے سے کسی نے اپنی پریشانیوں کا رونا روتے ہوئے کہا: جو کام کرتا ہوں وہ اُلٹا ہو جاتا ہے، کیا کروں! انہوں نے پوچھا: اِسٹام(Stamp) دیکھی ہے؟ بولا: دیکھی ہے۔ پوچھا: کیا یہ جانتے ہو کہ اِسٹام(Stamp) پر لکھائی کیسے ہوتی ہے....؟ کہنے لگا: اُس پر اُلٹی لکھائی ہوتی ہے۔ فرمایا: کیا یہ بتا سکتے ہو وہ سیدھی کیسے ہوتی ہے؟ جواب دیا: جب اِسٹام(Stamp) کاغذ پر لگتی ہے تو الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا: جس طرح اِسٹام(Stamp) اپنا ماتھا(یعنی پیشانی) کاغذ پر ٹیکتی ہے تو اس کے اُلٹے الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں، اِسی طرح تو بھی وُضو کر کے مسجد جا اور اپنے خالق و مالک کے حضور ماتھا ٹیک(یعنی سجدہ کر) اِن شاءَ اللہ

www.dawateislami.net

تیرے بھی اُلٹے کام سیدھے ہو جائیں گے۔

”سجدہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سجدے میں دعا قبول ہونے کی چار واقعات

﴿1﴾ حضرتِ سلیمان اور ایک کِسان

حضرتِ ابو عبدُ الرَّحمٰن دِمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ مَکْحُول دِمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ پاک کے پیارے نبی) حضرتِ سلیمان بن داؤد علیہِ السّلام بالوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے اَصحاب ان کے گرد بیٹھے تھے۔ آپ نے ہَوا کو حکم دیا تو اُس نے چٹائی کو اوپر اُٹھالیا، جِنّات و انسان آپ کے سامنے چلنے لگے، پرندوں نے سایہ کر دیا۔ ایک کسان (Farmer) کھیت میں کام کر رہا تھا۔ اس نے دل میں کہا: اگر حضرتِ سلیمان علیہِ السّلام میرے سامنے ہوتے تو میں اُن سے تین باتیں کرتا، اللہ پاک نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ کسان کے پاس جائیے۔ آپ گھوڑے پر سُوار ہو کر اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے کسان! میں سلیمان ہوں، تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! کسان عرض گزار ہوا: آپ کو میرے دل کے اِرادے کا علم کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے مجھے اس کا علم عطا فرمایا۔ کسان نے عرض کی: میں نے اس علم پر یقین کیا۔ (پہلی بات یہ ہے:) خدا کی قسم! جب میں نے آپ کو نعمتوں میں دیکھا تو خود سے کہنے لگا کہ حضرت سلیمان علیہِ السّلام کی گُزَشتہ (یعنی گزری ہوئی) لذّتیں اور نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں جبکہ میں جس محنت اور تھکن میں کل تھا آج بھی ویسا ہی ہوں، مگر آپ علیہِ السّلام بھی گزری ہوئی لذت دوبارہ محسوس نہیں کرتے ہیں اور میں بھی گُزری ہوئی تکلیف دوبارہ محسوس نہیں کرتا۔ حضرتِ سلیمان علیہِ السّلام نے دوسری بات پوچھی تو اُس نے عرض کیا: میں نے خود سے یہ

www.dawateislami.net

کہا کہ حضرتِ سلیمان علیہ السّلام بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہیں گے اور مجھے بھی مَر جانا ہے۔ ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔ کسان عرض گزار ہوا: تیسری بات میں نے فقط خود کو خوش کرنے کے لئے کہی تھی کہ بروزِ قِیامت حضرتِ سلیمان علیہ السّلام سے ان نعمتوں کے مُتَعَلِّق پوچھا جائے گا، مجھ سے سُوال نہیں ہوگا۔ یہ سُن کر حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے گھوڑے سے اُتر کر سجدہ کیا اور روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! اگر تو جَوَاد (یعنی سب سے بڑا جُود و کرم والا) اور بُخل سے پاک نہ ہوتا تو میں ضرور تجھ سے ان نعمتوں کے واپس لینے کا سُوال کرتا۔ (یعنی عرض کرتا کہ اپنی نعمتیں واپس لے لے) اللہ پاک نے وحی فرمائی: اے سلیمان! (سجدے سے) اپنا سَر اُٹھالو! کیونکہ اپنے بندے سے راضی ہوکر جو نعمت اُسے عطا کرتا ہوں اُس کا حساب نہیں لوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/207، رقم:6853۔ اللہ والوں کی باتیں، 5/236) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم　　دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ سجدے میں دُعا کے بعد رِہائی نصیب ہوگئی

حضرتِ جعفر خُلدِی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرتِ خیرُ النَّسَّاج رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا کہ آپ خیرُ النَّسَّاج کے نام سے کیسے مشہور ہوئے؟ کیا نَسَّاج تھے؟ یعنی کپڑا بننے کا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اللہ کریم سے عَہد کر رکھا تھا کہ کبھی بھی اپنے نفس کی خواہش پر تازہ کھجور نہیں کھاؤں گا اور کافی عرصے

www.dawateislami.net

تک میں اپنے عَہد پر قائم رہا۔ ایک مرتبہ نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے کچھ کھجوریں خریدیں اور کھانے کے لئے بیٹھ گیا، ابھی ایک کھجور ہی کھائی تھی کہ ایک شخص میری طرف غصّے بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ پھر وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے خیر! تُو تو میرا بھاگا ہوا غلام ہے! دراصل اُس شخص کا ایک "خیر" نامی غلام تھا جو بھاگ گیا تھا اور اس شخص نے غَلَط فہمی کی وجہ سے مجھے اپنا غلام سمجھ لیا تھا! اور اگر سچ پوچھو تو میری رَنگت بھی اُس کے غلام جیسی ہوگئی تھی۔ بہت سارے لوگ جمع ہوگئے۔ جیسے ہی اُنہوں نے مجھے دیکھا تو سبھی ایک دم بول اُٹھے: اللہ پاک کی قسم! یہ تو تیرا غلام "خیر" ہے۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا کہ مجھے کس جُرم کی سزا مل رہی ہے! وہ شخص مجھے اپنا غلام سمجھ کر دکان پر لے گیا۔ وہاں اس کے اور بھی غلام موجود تھے جو کپڑے بُنتے (یعنی دھاگوں سے کپڑے تیّار کر رہے) تھے۔ مجھے دیکھ کر دوسرے غلام کہنے لگے: اے بُرے غلام! تو اپنے آقا سے بھاگتا ہے؟ چل! یہاں آ! اور اپنا وہ کام کر جو تو کیا کرتا تھا۔ پھر مالک نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں کپڑا بُنو (یعنی دھاگوں سے تیّار کرو)۔ جیسے ہی میں کپڑا بُننے لگا تو ایسا مَحْسوس ہوا جیسے میں بہت ماہِر کاریگر ہوں اور کئی سالوں سے یہ کام کر رہا ہوں۔ چُنانچہ میں دوسرے غلاموں کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا۔ وہاں کام کرتے ہوئے جب کئی مہینے گُزر گئے تو ایک رات میں نے خوب نَوافِل پڑھے اور ساری رات عبادت میں گُزاری، پھر سجدے میں گِر کر یہ دعا کی: "اے میرے پاک پَرْوَرْدَگار! مجھے مُعاف فرمادے، میں اب کبھی بھی اپنے عَہد سے نہ پِھروں گا۔" میں اِسی طرح دُعا کرتا رہا، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ میں اپنی اصلی صورت میں آچکا ہوں، چنانچہ مجھے چھوڑ دیا گیا۔ اِس وجہ سے میرا نام خَیرُ النَّسَّاج یعنی "کپڑے بُننے والا خیر"

www.dawateislami.net

پڑ گیا۔(عیون الحکایات، ص229۔ عیون الحکایات (اردو)، ص2/46) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

چاہتے ہو تم دُعا اللہ فرمائے قبول
گِر کے سجدے میں دعا مانگو، ہو رحمت کا نُزُول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ کھانا مِل گیا

حضرتِ ابراہیم خَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار جنگل میں تھے کہ اچانک ایک شخص مِلا جسے دیکھ کر آپ اپنے دل میں ناپسندیدگی محسوس کرنے لگے، وہ شخص کہنے لگا: "میں نَصرانی راہِب (یعنی کرسچین تارِکُ الدُّنیا) ہوں اور "رُوم" سے آپ کی صحبت میں رہنے کیلئے حاضِر ہوا ہوں۔" آپ کو دل میں پیدا ہونے والی ناپسندیدگی کی کیفیَّت کا راز معلوم ہو گیا۔ آپ نے راہِب سے فرمایا: میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں، کہیں ایسا نہ ہو تم تکلیف میں آجاؤ۔ وہ کہنے لگا: یا سیِّدی! (یعنی اے میرے سردار) دنیا میں آپ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے اور آپ ابھی تک کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں! یہ سُن کر آپ نے اُس کو صُحْبت میں رہنے کی اِجازت دے دی۔ سات دن رات بغیر کھائے پیئے گزر گئے۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا: اب مُعامَلہ میری برداشت سے باہَر ہو چکا ہے، کھانے پینے کا کوئی اِنتظام فرما دیجئے۔ حضرتِ ابراہیم خَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ نے سجدہ کیا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: "یا اللہ پاک اِس غیر مسلم نے میرے بارے میں حُسنِ ظَن (یعنی اچھا گمان) قائم کیا ہے، میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، مجھے اس غیر مسلم کے سامنے رُسوا نہ کرنا۔" دُعا مانگ کر جب سجدے

www.dawateislami.net

سے سر اُٹھایا تو ایک تھال موجود تھا جس میں دو روٹیاں اور پانی کے دو برتن رکھے ہوئے تھے۔ کھاپی کر دونوں وہاں سے چل پڑے۔

مزید سات روز گزرنے کے بعد کہیں رُکے تو اُس راہِب نے سجدے میں جا کر دعا مانگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک طَشْت (یعنی تھال) نمودار (یعنی ظاہر) ہوا جس پر چار روٹیاں اور چار برتنوں میں پانی موجود تھا۔ آپ حیرت میں پڑ گئے! اپنا یہ ذِہن بنایا کہ اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا کیوں کہ یہ کھانا ایک غیر مسلم کیلئے آیا ہے۔ وہ کہنے لگا: حضور! کھایئے! اور دو باتوں کی خوش خبری بھی سنئے ایک تو میں اسلام قبول کرتا ہوں، یہ کہہ کر اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ دوسری یہ کہ اللہ کریم کے یہاں آپ کا بہت بڑا مقام ہے، میں نے سجدے میں سر رکھ کر یہ دعا مانگی تھی: "یا اللہ! محمّدِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اگر رسولِ برحق ہیں تو مجھے دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما اور اگر ابراہیم خَوّاص تیرے ولی ہیں تو مزید دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما۔" دعا مانگ کر میں نے جُوں ہی سجدے سے سر اُٹھایا تو کھانے کا یہ طَشْت (یعنی تھال) موجود تھا۔ حضرتِ ابراہیم خَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ سننے کے بعد کھانا تَناوُل فرما (یعنی کھا) لیا۔ اور اَلحمدُ لِلّٰہ وہ نَو مسلم (یعنی نیا مسلمان) وِلایت کے اعلیٰ دَرَجے پر فائز ہوا۔ (فیضان سنت، 1 / 799 ملخصاً۔ کشف المحجوب، ص239) اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

خوب سجدے میں اے بھائی! گڑگڑا کر کر دعا
کام بن جائے گا تیرا اَز طفیلِ مصطفےٰ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علىٰ مُحَمَّد

www.dawateislami.net

﴿4﴾ حضرتِ شبلی نے سجدے میں دُعا مانگی (واقعہ)

حضرتِ (شیخ ابو بکر) شِبلی (بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ) نے ایک دنیا میں پھنسے (یعنی دنیا دار) آدمی کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے اور آپ نے یہ دعا پڑھی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔" (یعنی: اللہ پاک کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مُبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی) (مراٰۃ المناجیح،389/2) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

ہر دینی و دنیوی مصیبت زَدَہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھئے

یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یہ دُعا ہر دِینی و دُنیاوی مصیبت زَدَہ کو دیکھ کر پڑھی جائے تو اِن شاءَ اللہ پڑھنے والا اُس مصیبت سے دُور رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،389/2) یہ دُعا ترمذی شریف کی حدیث نمبر 3443 میں بیان کی گئی ہے۔ مفتی احمد یار خان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بلاخواہ جسمانی ہو جیسے کوڑھ، اَندھاپَن یا اور کوئی بیماری، یا مالی جیسے قَرض، فقر، تنگیِ رِزق وغیرہ، یا دینی جیسے کُفر، فِسق، ظلم، (بُری) بِدْعت وغیرہ غرض کہ ہر مصیبت کے لیے یہ دعا اِکسیر ہے۔ (مرقات، 283/5، تحت الحدیث:2429) یہ دعا بہت آہستہ کہے کہ وہ مصیبت زدہ نہ سنے، اسے رَنج ہو گا۔ (لمعات التنقیح، 610/3۔ مراٰۃ المناجیح، 38/4)

تین بیماریوں کو ناپسند مت سمجھو

تین قِسْم کی بیماریوں ﴿1﴾ زُکام ﴿2﴾ کھُجلی اور ﴿3﴾ آشوبِ چَشْم (یعنی آنکھیں دُکھنے

www.dawateislami.net

میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا نہ پڑھی جائے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص70ملخصًا) ان بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: حضور سَرْ ورِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو (یعنی بُرا نہ سمجھو)۔﴿1﴾ زُکام: کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جَڑ کٹ جاتی ہے﴿2﴾ کھجلی: کہ اس سے امراضِ جِلْدیہ (Skin diseases) جُذام (یعنی کوڑھ) وغیرہ کا اِنسِداد ہو جاتا ہے (یعنی راستہ رُک جاتا ہے)۔﴿3﴾ آشوبِ چشم: نابینائی (یعنی اَندھے پَن) کو دفع کرتا ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص70ملخصًا)

ہر بُرائی سے تو بچا یارب! دیدے اَمراض سے شِفا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سجدوں کی کثرت بلندیِ دَرَجات

تابعی بُزُرگ حضرتِ مَعْدان بن ابو طلحہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں صحابیِ رسول حضرتِ ثَوبان رضی اللہُ عنہ سے ملا، میں نے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتایئے جسے مَیں کروں تو اُس کی بَرَکت سے اللہ پاک مجھے جنّت میں داخل کردے، یا (میں نے یہ کہا کہ) مجھے اللہ پاک کا سب سے پسندیدہ عمل بتایئے۔ حضرتِ ثَوبان رضی اللہُ عنہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا، آپ خاموش رہے۔ میں نے جب تیسری بار پوچھا، تو فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اِس بارے میں سُوال کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تھا، "کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ تم جب بھی اللہ پاک کے لیے سجدہ کروگے، اللہ پاک تمہارا ایک دَرَجہ بلند فرمادے گا اور اس کے بدلے تمہاری ایک خطا مُعاف فرمادے گا۔" (مسلم، ص199، حدیث:1093) ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ پاک اس کے سبب سجدہ کرنے والے کیلئے ایک نیکی لکھتا ہے۔(ابن ماجہ، 2/182، حدیث:1424)

www.dawateislami.net

ادائے سنّت کا جذبہ

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ پہلی حدیثِ پاک کے اِس حصّے (میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس بارے میں سُوال کیا تھا) کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تین بار یہ سُوال کیا تھا، دو بار سرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) خاموش رہے تھے اور تیسری بار میں جواب دیا تھا۔ (مرقات، 616/2) اِسی سنَّت پر عمل کرتے ہوئے میں بھی دو بار خاموش رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ خاموشی سائل (یعنی پوچھنے والے) کا شوق بڑھانے کے لیے اور حضرت ثَوبان (رضی اللہُ عنہ) کی خاموشی اِسی سنَّت پر عمل کے لیے ہے، صحابۂ کرام حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَداؤں کی نَقْل کرتے تھے۔ مفتی صاحب حدیثِ پاک کے اِس حصّے (کثرت سے سجدے کیا کرو) کے تحت فرماتے ہیں: اِس طرح کہ نَوافِل زیادہ پڑھو اور تلاوتِ قرآنِ کریم کثرت سے کرو، سجدۂ شکر زیادہ کرو۔ اِس حصّۂ حدیث (اس کے بدلے تمہاری ایک خطا مُعاف فرمادے گا) کے تَحْت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ گناہوں کا کفّارہ ہے مگر گناہوں سے مُراد حُقوقُ اللہ کے گناہِ صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہ) ہیں، حُقوقُ العباد (یعنی بندوں کے حُقُوق) ادا کرنے سے اور گناہِ کبیرہ (یعنی بڑے گناہ) توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 85/2)

دَرَجہ بلند ہونے اور نیکیاں لکھے جانے میں فرق

حضرت علامہ عبدُ الرّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک سُوال قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دَرَجہ بلند ہونے اور نیکیاں لکھنے میں کیا فرق ہے؟ حالانکہ نیکیاں لکھے جانے کے سَبَب ہی دَرَجہ بلند ہوتا ہے۔ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: دَرَجہ اگرچِہ

www.dawateislami.net

نیکیاں لکھنے کے سَبَب ہی بلند ہوتا ہے لیکن سَبَب الگ ہوتا ہے اور مُسَبَّب (یعنی سبب کا نتیجہ) الگ، لہٰذا یہ دو چیزیں ہوئیں، نیز کبھی ایسا بھی ہوتا ہے نیکیاں لکھنے کے سَبَب دَرَجہ بلند نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا گناہ مٹادیا جاتا ہے۔(فیض القدیر،5/621)

اَعضَائے سُجود جہنّم کی آگ سے محفوظ رہیں گے

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: سَجدے کے نِشان کے سِوا انسان کے سارے جسم کو آگ جلائے گی۔ اللہ پاک نے جہنّم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نِشان کو جلائے۔(مسلم، ص96، حدیث:451)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی دوزَخ کی آگ ان لوگوں (یعنی جو مسلمان جہنّم میں جائیں گے) کے سارے اَعضا کو جلادے گی مگر اس کی پیشانی کو نہ جلاسکے گی، بعض شارِحین نے فرمایا کہ: سَجدے کے ساتوں عُضْو (یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں) محفوظ رہیں گے۔(اشعۃ اللمعات، 4/418) بعض شارِحین نے فرمایا کہ اس سے مُراد پورا چہرہ ہے، اس قول کی تائید "بخاری شریف" کی اس حدیث "وَ یُحَرِّمُ اللہُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ" (بخاری، 4/554، حدیث:7439) (یعنی اللہ پاک ان کی صورتیں آگ پر حرام فرمادے گا) سے ہوتی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 7/437 ملخصًا)

بلند مرتبے نفس کی مُخالَفت سے ملتے ہیں

حضرت شیخ عبدُ الحق محدّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے حصّے (اپنے نفس پر سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر) کے تَحت فرماتے ہیں: یہ فرمان ایسے ہی ہے جیسے طبیب مریض سے کہتا ہے: میں تمہارا علاج ایسی دوا کے ساتھ کروں گا جس سے تمہیں شِفا حاصل

www.dawateislami.net

ہو جائے گی لیکن تم پرہیز اور میری باتوں پر عمل کر کے میری مدد (یعنی میرے ساتھ تعَاوُن) کرو اور سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے "اپنے نفس پر" فرمانے میں اِس بات پر تنبیہ (تَم۔بِیہ۔ یعنی خبر دار کرنا) ہے کہ بلند مَراتِب (یعنی اُونچے مرتبے) صرف نفس کی مُخالَفت کے ذریعے حاصِل ہوتے ہیں۔ (لمعات التنقیح، 3/173)

اِس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کی خدمت کرنا اور جس کام میں ان کی خوشی ہو اُسے پورا کرنا در حقیقت فضیلت و سعادت حاصِل کرنے کا ذریعہ ہے، خاص طور پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا (یعنی خوشی) کو مدِّ نظر رکھنا تو دین و دنیا کی سب سے بڑی سعادت اور بھلائی ہے۔ (اشعۃ اللمعات (اردو)، 2/247 ملخصاً)

خُوش خبری سُن کر سجدۂ شکر کرنا سنّتِ مُستَحَبّہ ہے

اے عاشقانِ نماز! جب کبھی خُوشی کی خبر ملے، دو رَکعت نمازِ شکرانہ ادا کرنا یا سجدۂ شکر کر لینا چاہئے۔ "دینی یا دُنیوی خُوشی کی خبر سُن کر سجدے میں گِر جانا سجدۂ شکر کہلاتا ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، 2/388) حضرتِ ابو بَکْرہ رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ خوش ہوتے تو اللہ پاک کا شکر کرتے ہوئے سجدہ فرماتے۔ (ابوداوٗد، 3/117، حدیث:2774) حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سجدۂ شکر ادا کرنا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم سے ثابت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/389 ماخوذاً) کیا ہم نے بھی کبھی کسی خوشی کے موقع پر سجدۂ شکر ادا کیا ہے؟ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" سے دو عرض و اِرشاد مُلاحظہ ہوں، **عرض:** سجدۂ شکر مسنون ہے یا مُستَحَب؟ **ارشاد:** سُنّتِ مُستَحَبّہ (مُس۔تَ۔حبہ) ہے۔ جس وقت ابوجہل لعین کا

www.dawateislami.net

سَرکَٹ کر سرکار میں آیا(یعنی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس لایا گیا) تو سجدۂ شکر فرمایا۔

عرض: سجدۂ شکر کی نِیَّت نماز کے سجدے میں کرلی تو کچھ حرج تو نہیں ؟ **ارشاد:** کوئی حَرَج نہیں اور بہتر یہ کہ نماز سے علیحدہ کرے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص146،379)

"بہارِ شریعت"میں ہے:"سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مسافر واپَس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے۔"(بہارِ شریعت، 1/738-739) اللہ کریم ہمیں بھی خوش خبری سننے پر سجدۂ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ پاک کے کرم سے اگر آپ کو یہ خوش خبری ملے کہ آپ کا حج یا عُمرہ و مدینۂ منوّرہ کی حاضری کا ویز الگ گیا ہے تو اس پر آپ کو سجدۂ شکر کرنا چاہئے۔ ؎

اے کاش! کوئی آ کر، کہدے مِرے کانوں میں
چل! تجھ کو مدینے میں، سرکار بُلاتے ہیں

سجدۂ شُکر کا طریقہ

سجدۂ شکر (و سجدۂ تلاوت) دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صفحہ 731 پر ہے:(تلاوت اور شکر کے) سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ (باوُضو) کھڑا ہو کر اَللہُ اَکۡبَرُ کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہے، پھر اَللہُ اَکۡبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللہُ اَکۡبَرُ کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مستحب۔(بہارشریعت، 1/731) سجدۂ تلاوت(اور سجدۂ شکر) کے لیے اَللہُ اَکۡبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تَشَہُّد(تَ۔شَہ۔ہُد) ہے نہ سلام۔(بہارشریعت،1/733)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سجدے میں پیشانی کو نقصان پہنچا

حضرت ابو اسماعیل مُرَّہ رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ ایک ہزار نَوافِل ادا فرمایا کرتے تھے اور جب عمر رسیدہ ہو گئے تو 400 نَوافِل پڑھتے تھے۔(البدایۃ والنہایۃ،5/565)حارِث غَنَوِی کہتے ہیں کہ ”ایک بار آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا حتّٰی کہ مٹی نے پیشانی کو نقصان پہنچایا۔“ 76 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔(تہذیب التہذیب،8/107۔رحمت بھری حکایات،ص47تا48)

نورانی پیشانی

حضرت ابو اسماعیل رحمۃُ اللہِ علیہ کا جب انتقال ہوا تو اہلِ خانہ میں سے کسی نے آپ کو خواب میں اس حال میں دیکھا گویا کہ آپ کے سجدے کی جگہ چمکدار ستارے کی مانند روشن ہے، تو عرض کی: یہ آپ کے چہرے پر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”میری پیشانی کو مٹّی کے نقصان پہنچانے کی وجہ سے نورانی کر دیا گیا ہے۔“ عرض کی: آخرت میں آپ کو کیا مقام حاصل ہوا؟ فرمایا: ”بہترین گھر ہے، جس کے اہل(یعنی رہنے والے) یہاں سے مُنْتَقِل (Transfer) ہوتے ہیں نہ ہی انہیں موت آتی ہے۔“(موسوعہ لابن ابی دنیا،3/58،رقم:56)

رحمت بھری حکایت

یہ بھی منقول ہے کہ انتقال کے بعد کسی نے حضرت ابو اسماعیل رحمۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سجدے کی جگہ نُور بن گئی ہے تو پوچھا: آپ کہاں ہیں؟ جواب دیا: ”میں ایسے گھر میں ہوں جس کے اَہل(یعنی رہنے والے) یہاں سے کوچ کریں(یعنی نکلیں) گے نہ انہیں موت آئے گی۔“ (البدایۃ والنہایۃ،5/565) اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

بِغیر کچھ بچھائے سجدہ کرنا افضل ہے

"اِحیاءُ العلوم" میں ہے: "(تابعی بُزُرگ) حضرتِ عُمَر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ ہمیشہ سجدہ زمین ہی پر کرتے، سجدے کی جگہ مُصَلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے۔" (احیاء العلوم، 1/204۔ احیاء العلوم (اردو)، 1/466) اور "بہارِ شریعت" میں بھی بِلا حائل (یعنی بغیر کچھ بچھائے) سجدہ کرنا مستحب لکھا ہے۔ (دیکھئے بہارِ شریعت، 1/538) تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اللہ پاک کے نزدیک بندے کی یہ حالت سب سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اُسے سجدہ کرتے دیکھے کہ مُنہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔" (معجم اوسط، 4/308، حدیث: 6075)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

جب تک نمازی کے ماتھے پر سجدے کے دوران لگی ہوئی مٹی باقی رہتی ہے، فرشتے مَغفِرت کی دُعا مانگتے رہتے ہیں، جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارِغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُس کی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔" (معجم کبیر، 22/56، حدیث: 134)

(دورانِ نماز) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہِ (تنزیہی) ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبُّر مقصود ہو تو کراہتِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے اور اگر تکلیف دِہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو (چُھڑانے میں) حَرَج نہیں اور نماز کے بعد چُھڑانے میں تو مُطلقاً مُضایَقہ نہیں بلکہ (چُھڑا لینا) چاہیے، تاکہ رِیا نہ آنے پائے۔ (بہارِ شریعت، 1/631۔ فتاویٰ ہندیہ، 1/105)

چہرے پر سجدے کا نِشان

حضرت اِمام فخرُ الدّین محمد بِن عُمَر رازی رحمۃُ اللہِ علیہ پارہ 26 سُورَۃُ الفتح کی آیت نمبر 29،

www.dawateislami.net

”﴿ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ﴾(ترجَمۂ کنزالایمان: اِن کی عَلامت اِن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔)“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس میں دو قَول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ یہ سجدے کا نشان (دنیا میں نہیں بلکہ) بروزِ قیامت ہو گا، چنانچہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿ یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ ﴾(ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن کچھ منہ اُونجالے (یعنی روشن) ہوں گے (پ4، اٰلِ عمران:106)) نیز ارشاد فرماتا ہے: ﴿ نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی ﴾(ترجَمۂ کنزالایمان: ان کا نور دوڑتا ہو گا (پ28، التحریم:8)) اور ان کے چہروں میں نور، اللہ پاک کی جانب توجُّہ کرنے کی وجہ سے ہو گا جیسا کہ حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علیہِ السّلام نے کہا تھا: ﴿ اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ﴾(ترجَمۂ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اُس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے۔ (پ7، الانعام:79)) اور جو شخص سورج کی سیدھ میں کھڑا ہوتا ہے تو سورج کی شعائیں (Rays) اُس کے چہرے پر پڑتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر خوب نُور (یعنی اُجالا) ظاہر ہوتا ہے حالانکہ سورج کا نُور (یعنی اُجالا) عارِضی (Temporary) ہوتا ہے جو ختم ہو جاتا ہے، جبکہ اللہ کریم آسمانوں اور زمین کو مُنَوِّر یعنی روشن کرنے والا ہے، تو جو شخص اس کی جانب مُتَوَجِّہ ہو گا اُس کے چہرے پر ایسا نور ظاہر ہو گا جو اَنْوار (یعنی روشنیوں) سے بھرا ہو گا۔ دوسرا قَول یہ ہے کہ یہ سجدے کا نِشان دنیا میں ہو گا، پھر اس میں مزید دو قَول ہیں: ایک قَول یہ ہے کہ اس سے مُراد وہ نشان (یعنی کالا دَھبّا۔ داغ) ہے جو کثرتِ سجود (یعنی زیادہ سجدے کرنے) کے سبب پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مُراد وہ حُسن ہے جسے اللہ پاک رات میں سجدے کرنے والوں کے چہروں پر دن میں ظاہِر فرماتا ہے اور عقل مندوں کے لیے یہ بات بالکل ثابِت شُدہ ہے کہ دو شخص رات جاگتے ہیں، ایک شخص رات شراب

www.dawateislami.net

پینے اور لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کود) میں مشغول رہ کر گُزارتا ہے اور دوسرا نماز، قراءَت وعلمِ دین حاصل کرنے میں گزارتا ہے تو دوسرے دن ہر شخص شراب اور کھیل کود میں رات گزارنے والے اور ذکر وشکر میں رات بسر کرنے والے کے درمیان فرق کرلیتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، 89/10)

پیشانی کے دھبّے کے متعلّق اعلیٰ حضرت کا ”اَقُول“

میرے آقا اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ”فتاویٰ افریقہ“ میں سجدے کے نِشان کے مُتَعَلِّق طویل بَحث کرنے کے بعد صفحہ 66 پر لکھتے ہیں: اَقُول (یعنی میں کہتا ہوں): اِس بارے میں تحقیق حکم یہ ہے کہ دِکھاوے کے لئے قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) یہ نشان پیدا کرنا حرامِ قطعی و گُناہِ کبیرہ ہے اور وہ نشان مَعَاذَ اللہ اس کے اِستحقاقِ جہنّم (یعنی دوزخ کی حقداری) کا نشان ہے جب تک توبہ نہ کرے۔ اور اگر یہ نشان کثرتِ سجود (یعنی زیادہ سجدوں) سے خود پڑ گیا تو وہ سجدے اگر رِیائی (یعنی دِکھاوے کیلئے) تھے تو فاعل جہنّمی اور یہ نشان اگرچہ خود جُرم نہیں مگر جُرم سے پیدا ہوا۔ لِہٰذا اِسی نارِیَت (یعنی دوزخی ہونے) کی نشانی۔ اور اگر وہ سجدے خالصاً لِوَجْہِ اللہ (یعنی خالص اللہ پاک کیلئے) تھے مگر یہ نشان پڑنے سے خوش ہوا کہ لوگ مجھے عابِد ساجِد (عبادت کرنے والا سجدہ گُزار) جانیں گے تو اب رِیا آ گیا اور یہ نشان اس کے حَق میں مَذمُوم (یعنی قابلِ مَذَمّت) ہو گیا۔ اور اگر اسے اس کی طرف کچھ اِلتِفات (دِھیان) نہیں تو یہ نشان نشانِ محمود (لائقِ تعریف نشان) ہے۔ اور ایک جماعت کے نزدیک آیۂ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے۔ اُمّید ہے کہ قبر میں ملائکہ کے لیے اس کے ایمان و نماز کی نشانی ہو اور روزِ قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ نُورانی ہو۔ (فتاویٰ افریقہ، ص66)

www.dawateislami.net

تہجُّد گُزار کا چہرہ نورانی ہو جاتا ہے

حضرت حسن بَصَری رحمۃُ اللهِ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا وَجہ ہے تہجد پڑھنے والوں کے چہرے حسین (یعنی نورانی) ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس لئے کہ وہ اپنے پاک پَرْوَرْدگار کے لئے تنہائی اختیار کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کو اپنے نور کا لباس پہنا دیتا ہے۔“

(احیاء العلوم، 5/147۔ احیاء العلوم (اردو)، 5/374)

نیکی دل کا نور اور چہرے کی چمک

ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: نیکی کرنے سے دل میں نُور، چہرے میں چمک، رِزق میں فَراخی (یعنی کُشادگی۔ زیادتی) اور لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے مَحَبَّت پیدا ہو جاتی ہے۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کا ارشاد ہے: ایک شخص کوئی کام چُھپ کر بڑی رازداری سے کرتا ہے، اللہ پاک اس کے آثار اس کے چہرے اور اس کے کلام (یعنی گُفتگو) میں نُمایاں کر دیتا ہے۔ (تفسیر القرآن العظیم، 7/337)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کراٹے کا کھلاڑی مُبَلِّغ کیسے بنا؟

سجدوں کی لذّتیں پانے، تکبُّر سے جان چھڑانے اور خود کو عاجزی کا پیکر بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے قافلوں میں سفر کرتے کرواتے رہیے۔ مَدَنی بہار: فیصل آباد میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی سے قبل بہت ہی بِگڑے ہوئے کردار کے مالک تھے، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، بَدنِگاہی اور لڑائی جھگڑا ان کے روز مَرّہ کے معمولات میں شامل تھے۔ انہوں نے مارشل آرٹس (یعنی کراٹے وغیرہ) سیکھا ہوا تھا جس کے بَل بوتے پر لوگوں سے خَواہ مَخَواہ جھگڑا مول لیتے۔ ہر

www.dawateislami.net

نئے فیشن کو اپنانا ان کے مَشاغل میں شامل تھا، افسوس! نمازوں سے اس قَدَر دُوری تھی کہ انہیں اتنا بھی پتا نہ تھا کہ کون سی نماز کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں! آخر کار ان کی قِسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ ان کی ملاقات اپنے ایک پُرانے دوست سے ہوئی جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو چکے تھے، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنہیں قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، ان کی اِنفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور یہ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے قافلے کے مُسافِر بن گئے۔ قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے انہیں اپنی زندگی کا مقصد معلوم ہوا اور یہ اپنے گُناہوں پر نادِم ہوئے کہ زندگی کا بہت بڑا حِصّہ میں نے غَفلت میں گزار دیا، انہیں اس حد تک رِقّت نصیب ہوئی کہ جب بھی بیان سنتے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے حتّٰی کہ قافلے سے واپسی پر بھی رونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس دن کے بعد سے دعوتِ اسلامی کا دامن ان کے ہاتھوں میں رہا، یہ ڈویژن سطح پر قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے دینی کاموں کی دھومیں مچانے میں بھی مصروفِ عمل رہے۔

اُلفتِ مُصطَفٰے اور خوفِ خدا　　چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص669)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یاربَّ المصطَفٰے! ہمیں فرائِض کے ساتھ ساتھ خوب نَوافِل پڑھنے اور کثرت کے ساتھ سجدے کرنے کی سعادت عنایت فرما۔

فرائِض پڑھوں، خوب نفلیں پڑھوں میں　　کَرَم کر خُدا! خوب سجدے کروں میں

(وسائلِ بخشش، ص669)

اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

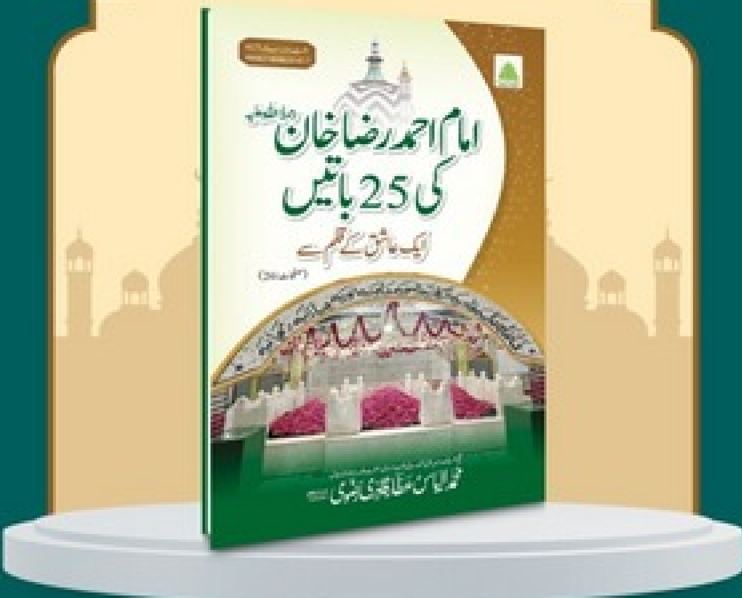

978-969-722-837-9
01082576

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net